بسم اللہ الرحمن الرحیم

نظرات

اس شمارے کے ساتھ فکر و نظر کی اشاعت کا بارھواں سال شروع ھوتا ھے ۔ اس تقریب سے فکر و نظر کے ماضی حال اور مستقبل کی نسبت چندے گفتگو بے محل نہ ھوگی ۔

فکر و نظر ادارۂ تحقیقات اسلامی کا ایک ماھوار رسالہ ھے ۔ بنیادی طور پر اس کے اغراض و مقاصد بھی وھی ھیں جو ادارۂ تحقیقات اسلامی کے ھیں ۔ خود ادارۂ تحقیقات اسلامی کیا ھے اس کے اغراض و مقاصد کیا ھیں ۔ ماضی میں اس ادارے نے یہ مقاصد کس حد تک پورے کیے ھیں اور مستقبل کے امکانات کیا ھیں ۔ یہ ایک الگ بحث ھے اور سر دست اسے چھیڑنا مقصود نہیں ۔ ادارہ بہ نفس نفیس موجود اور مصروف کار ھے اور اس کے کام کو کسی وقت بھی آکر دیکھا جاسکتا ھے ۔ اس کی اھمیت نہ صرف اندرون ملک بلکہ باھر کی دنیا میں بھی علی الخصوص بلاد اسلامیہ میں تسلیم کی جاتی ھے ۔ ماضی میں عرصہ دراز تک اس ادارہ کو شک کی نگاہ سے دیکھا جاتا رھا عامۃالناس میں کچھ اس قسم کے خیالات پھیل گئے تھے کہ نعوذباللہ اس ادارے کا مقصد درپردہ اسلام کی صحیح صورت کو مسخ کرنا ھے یا اکبر کے دین الٰہی کی طرح کوئی نیا اسلام ایجاد کرنا ھے ۔ اس قسم کے خیالات کے نشو و فروغ میں بہت ممکن ھے ماضی میں ادارے کے بعض ارکان کی انفرادی اور اتفاقی فروگذاشتوں کو دخل ھو اور اس لحاظ سے وہ حق بجانب بھی ھوں لیکن یہ بات حقیقت سے اتنی ھی دور ھے جتنی کہ کوئی بھی خلاف واقعہ بات ھو سکتی ھے ۔ اس ادارے نے بحیثیت مجموعی ماضی میں بھی گرانقدر خدمات انجام دی ھیں اور اب جب کہ

اس کی زمام کار ایسے لوگوں کے ہاتھوں میں ہے جو نہ صرف اپنے علم و فضل بلکہ فکر و عمل کے اعتبار سے بھی مطلوبہ معیار پر ہر طرح پورے اترتے ہیں بجا طور پر یہ امید کی جاسکتی ہے کہ آئندہ یہ ادارہ ان توقعات کو بطریق احسن پورا کرسکے گا جو اس کے ساتھ وابستہ کی جاتی ہیں ۔ ادارۂ تحقیقات اسلامی کے ارباب حل و عقد اور اس میں کام کرنے والے علماء و فضلاء ملت کو مایوس نہیں کریں گے اور اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے سلسلے میں کم از کم علمی اور فکری سطح پر جو ذمہ داریاں ان پر عاید ہوتی ہیں وہ ان کو کما حقہ پورا کریں گے ۔ انشاءاللہ

اس ادارے کا ذکر کہیں چھڑ جائے تو نام کی نسبت سے اس کے متعلق اکثر یہ سوال کیا جاتا ہے کہ یہ " تحقیقات اسلامی "، کیا چیز ہے ، یہ ادارۂ کس قسم کی تحقیق کرتا ہے، اسلام میں تحقیق کا کیا مطلب ہے، اسلام کوئی گمشدہ شئی نہیں کہ اس کی تلاش کی ضرورت ہو۔ اسلام میں کیا تحقیق ہوسکتی ہے ۔ بجز اس کے اس کی مرمت کی جائے اور غیر اسلام کو عین اسلام ثابت کیا جائے ۔اسلام میں ایسی باتیں شامل کی جائیں جو اسلام نہیں ہیں ، وغیرہ وغیرہ ۔

قطع نظر اس سے کہ کسی علمی و دینی ادارے کے لئے یہ نام موزوں ہے یا نہیں میں اس وقت مختصراً اس سوال کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اسلام میں تحقیقات کی کیا ضرورت ہے ۔ اگر کسی بدبخت ازلی کا اسلامی علوم میں تحقیق سے مقصود یہ ہو کہ وہ تحقیق کے نام پر اسلام میں غیر اسلام کی پیوندکاری کرے یا اسلام کی نسبت دلوں میں شک اور بے یقینی پیدا کرے جیسا کہ بالعموم نام نہاد مستشرقین اور ان کے اعوان و انصار کرتے ہیں تو یہ بات بلاشبہ قابل صد ملامت بلکہ موجب رجم و لعنت ہے ۔ اور ایک مسلمان ملک میں کسی ایسے ادارے یا فرد کا وجود کسی درجے میں بھی گوارا نہیں کیا جاسکتا بالخصوص اگر وہ اسلام کے ساتھ اپنی نسبت

بھی ظاہر کرتا ہو ۔ لیکن یہ بات اپنی جگہ مسلم ہے کہ کسی مسلم سوسائٹی ملک یا قوم میں ایک ایسے ادارے کا نہ صرف جواز موجود ہے بلکہ یہ وقت کی ایک اہم ترین ضرورت ہے، جہاں اسلامی علوم کے متخصصین اور عہد حاضر کے گوناگوں پیچیدہ نظریاتی معاسلاتی اور اخلاقی مسائل سے باخبر افراد کی ایک پوری جماعت دن رات لکھنے پڑھنے بحث و تمحیص اور غور و فکر میں مصروف ہو۔ نظریاتی کشمکش کے اس دور میں اسلام کو طرح طرح کے چیلنجوں کا سامنا ہے ۔ علمی اور فکری سطح پر ہمیں بہت سے فتنوں کا مقابلہ کرنا ہے ۔ اسلام دشمن قوتوں کے پھیلائے ہوئے بہت سے گمراہ کن خیالات کا ازالہ کرنا ہے ۔ ان کے غلط پروپیگنڈوں کا توڑ کرنا ہے ۔ مغربی افکار اور جدید تہذیب نے انسانیت کے لیے بالعموم اور مسلم معاشروں کے لئے بالخصوص جو متعدد فکری اور عملی مسائل پیدا کردئیے ہیں ان مسائل کا حل تلاش کرنا ہے اور بہت سی ایسی باتیں معاسلات اور مسائل جو کل تک نہیں تھے اور جن کی بابت ہمارے پاس کوئی واضح حکم یا فیصلہ موجود نہیں ان کے متعلق اسلام کا نقطہ نظر اور طرز عمل دریافت کرنا ہے ۔ اسلام کے متعلق معاندین بہت سے بے سروپا الزامات عائد کرتے رہتے ہیں، موجودہ معیار علم و تحقیق کے مطابق ان کا جواب دینا بھی وقت کی ایک اہم ضرورت ہے ۔ خود مسلمانوں میں طرح طرح کی عقیدہ و عمل کی گمراہیاں در آئی ہیں ۔ بہت سی خرافات کو انہوں نے جزو اسلام بنا رکھا ہے ۔ علم و تحقیق کے ذریعہ اسلام کو غل و غش سے پاک کرکے اس کی خالص اور منزہ صورت میں مسلمانوں کے سامنے پیش کرنا بجائے خود ایک بڑا اور ضروری کام ہے ۔ یہ درست ہے کہ اسلام کو اللہ تعالی نے قرآن کریم کی حفاظت کا سامان کرکے ہمیشہ کے لیے محفوظ کر دیا ہے ۔ لیکن کیا یہ حقیقت نہیں کہ ہم نے قرآن حکیم کو ہی پس پشت ڈال دیا ہے اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامنے کی بجائے یک قلم چھوڑ دیا ہے ۔ نتیجةً طرح طرح کی گمراہیوں میں پڑگئے ہیں ۔ امتداد زمانہ

سے اسلام کی سچی تعلیمات پر اوہام کے پردے پڑ گئے ہیں ۔ حشو و زواید کو اصل دین سے زیادہ اہمیت دی جانے لگی ہے ۔ مختلف وادیوں میں بھٹکنے والی اس ملت کو خالص دین کی اساس پر منظم کر کے ایک بنیان مرصوص بنانے کے کام کی ابتداء اسی طرح ہو سکتی ہے کہ سب سے پہلے ہم علم و تحقیق کے ذریعے اصل اسلام کو ان عناصر سے پاک کریں جن کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں اور جنھوں نے ملت کو فرقوں اور جماعتوں میں بانٹ رکھا ہے ۔ یہ چند موٹی موٹی باتیں ہیں جو کسی بھی اسلامی ملک میں تحقیقات اسلامی کے ایک ادارے کے قیام کا نہ صرف جواز پیش کرتی ہیں بلکہ تقاضا کرتی ہیں ۔

کسی بھی ذی ہوش اور باخبر انسان کو ان مقاصد کی اہمیت سے انکار نہیں ہو سکتا ۔ البتہ ملت کے اجتماعی ضمیر کو ہر وقت یہ حق حاصل ہے کہ وہ احتساب کرکے دیکھے کہ ایک ادارہ جو ان مقاصد کے لئے قائم کیا گیا ہے ان مقاصد کو کس حد تک پورا کرتا ہے ۔

فکر و نظر نے ادارے کے اس عظیم کام کی تکمیل میں حالات کی ناسازگاری کے باوجود حتی المقدور اپنا حصہ ادا کرنے کی کوشش کی ہے ۔ اور آئندہ بھی کوشش کرتا رہے گا انشاءاللہ ۔ و باللہ التوفیق ۔